امام مہدی کون ہیں؟

از

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

امام مَہدی کون ہیں؟

(۰۵ صفر المظفر ۱۴۴۷ھ/ ۳۱ جولائی ۲۰۲۵ء)

از: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

(مدیر: ادارۂ اہل سنّت کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتبِ اَحادیث میں قیامت کی کئی نشانیوں کا ذکر ہے، جن میں سے اکثر ظاہر ہو چکیں، جبکہ بعض بڑی علامات کا ظُہور ابھی باقی ہے، ان میں سے خاص طَور پر قابلِ ذکر حسبِ ذیل ہیں:

(۱) امام مہدی کا ظُہور (۲) تین جگہ خَسف ہونا (یعنی زمین کے دھنسنے کے واقعات): مشرق کے علاقہ میں، مغرب کے علاقہ میں، اور جزیرۂ عرب کے علاقہ میں زمین کا دھنسنا۔ (۳) دُھواں ظاہر ہونا[1] (۴) دَجّال[2] کا خُروج

---

(۱) یہ دھواں اس قدر زیادہ ہو گا کہ اس کے سبب زمین سے آسمان تک اندھیرا چھا جائے گا، اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں اس دھوئیں کا ذکر فرمایا: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [پ۲۵، الدُخان: ۱۰، ۱۱] "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا! لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ ہے دردناک عذاب!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے، کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے، جو قریبِ قیامت ظاہر ہو گا، مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے، چالیس روز و شب رہے گا، مؤمن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زُکام ہو جائے، اور کافر مدہوش ہوں گے، ان کے نتھنوں، کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دُھواں نکلتا ہو گا"۔ ("تفسیر خزائن العرفان" پ۲۵، الدُخان، زیرِ آیت: ۱۰، ص۸۸۹)

(۲) دَجّال کے موضوع پر ہمارا تفصیلی مضمون "دَجّال اور قُربِ قیامت" ملاحظہ فرمائیں۔ یہ مضمون "تحسینِ =

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا (آسمان سے زمین پر) اُترنا (۶) دابۃُ الاَرض[1] کا نکلنا (۷) یاجُوج ماجُوج کا نکلنا (۸) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۹) اور آخری نشانی جو سب کے بعد ظاہر ہوگی، وہ آگ ہے جو یمن (Yemen) کی طرف سے نمودار ہوگی، اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی[2]۔ یہاں محشر سے مراد ارضِ شام ہے، اور یہ مُعاملہ قیامت سے پہلے ہوگا[3]۔

زیرِ نظر تحریر میں ہمارا موضوع علاماتِ قیامت میں سے پہلی بڑی علامت "سیّدنا امام مہدی کا ظُہور" ہے، اس کے بعد پے دَر پے قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی، اور پھر قیامت قائم ہو گی!۔

امام مہدی کا ظُہور اس دَور میں ہوگا جب مُعاشرے میں ناانصافی اور گمراہی عام ہوگی، غلط اَفکار ونظریات اور فتنے ہر سُو پھیل چکے ہوں گے، اور مسلمان شدید

=

خطابت ۲۰۲۰ء" کی جلد اوّل میں شائع ہو چکا ہے، اور اس کے علاوہ انٹرنیٹ (Internet) پر بھی مفت ڈاؤنلوڈنگ (Free Downloading) کے لیے دستیاب ہے۔

(۱) "یہ عجیب وغریب شکل کا جانور جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا، ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا، اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مُہر لگائے گا"۔ ("تفسیر خزائن العرفان" پ۲۰، النمل، زیرِ آیت: ۸۲، ص۶۹۴)

(۲) انظر: "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، باب الآيات التي تكون قبل الساعة، ر: ۲۹۰۱، الجزء ۸، صـ۱۷۹. و"مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، ر: ۸٤۳۲، ۸/ ۲۹۹٦.

(۳) انظر: "لمعات التنقيح" كتاب الفِتن، باب العلامات بين يدَي الساعة وذكر الدجّال، الفصل ۱، وأشراط الساعة، تحت ر: ٥٤٦٤، ۸/ ٦۸۱.

ظلم وستم کا شکار ہوں گے۔ ❁ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دینِ اسلام کو اَز سرِ نَو زندہ کریں گے ❁ ناانصافی کا خاتمہ کریں گے ❁ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے ❁ بیت المقدس کو آزاد کروائیں گے ❁ جہاد کے ذریعے مسلمانوں کو فُتوحات اور اُن کا کھویا ہوا مقام واپس دلائیں گے ❁ ان کا عزّ ووقار بحال کرائیں گے ❁ اور عالمِ اسلام کو اقوامِ عالَم پر غلبہ دلائیں گے !۔

سیّدنا امام مہدی کے تعارُف، حالات، واقعات اور قُربِ قیامت میں آپ کے ظُہور کے بارے میں متعدّد احادیثِ مبارکہ شاہد ہیں، ان میں واضح طَور پر مذکور ہے کہ آپ کا اسمِ گرامی حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نام کے مطابق "محمد بن عبد اللہ" ہوگا، آپ کا تعلق اہلِ بیت کرام سے ہوگا، اور آپ حسنی حسینی سیّد ہوں گے !۔

امام مہدی نہایت وجیہ شخصیت کے حامل ہوں گے، آپ کی رحمدلی اور سخاوَت اپنی مثال آپ ہوگی، امام مہدی مظلوموں کی فریاد رَسی فرمائیں گے، آپ اپنے دَورِ خلافت میں لوگوں کو بے حساب مال عطا فرمائیں گے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تشریف آوری حق ہے اور ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہے !۔

آپ یمن کی ایک بستی "کَرِعَہ" سے نکلیں گے، البتہ باقاعدہ ظُہور آپ کا بیت اللہ شریف میں ہوگا۔ آپ کو گھر بیٹھے بادشاہت عطا ہوگی، آپ کو پہچاننے کے بعد لوگ بیت اللہ شریف میں آپ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے۔ آپ کی خلافت کی خبر عام ہونے پر ملکِ شام سے ایک لشکر آپ کے خلاف جنگ کے لیے روانہ ہوگا، جسے مکہ ومدینہ کے درمیان مقامِ بیداء[1] میں زمین کے اندر دھنسا دیا

---

(۱) "بیداء" کا لُغوی معنی ہموار زمین (یعنی چٹیل میدان) ہے، لیکن آئندہ سُطور میں بیان کی گئی =

جائے گا، اس لشکر کی عبرتناک ہلاکت کے بعد ملکِ شام کے اَبدال اور عراق کے اَولیاء حاضر ہو کر امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے۔ پھر ایک سفیانی شخص (عبد اللہ بن یزید[1]) -جس کا ننھیال قبیلہ بنی کلب سے ہوگا- امام مہدی اور ان کے مددگاروں سے جنگ کرے گا، اس میں فتح امام مہدی کے لشکر کی ہوگی!۔

امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھ پر ابتداءً بیعتِ خلافت کرنے والوں کی تعداد ۳۱۳ ہوگی، نیز اللہ تعالی ایک ہی رات میں امام مہدی میں خلافت وامارت کے پیچیدہ اُمور کو سمجھنے، اور انہیں حل کرنے کی صلاحیت پیدا فرما دے گا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دَور میں مسلمان انتہائی خوشحال ہو جائیں گے، نیز ظلم وستم کا خاتمہ اور عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا۔ اہلِ مشرق سیّدنا امام مہدی کی خلافت وامارت کو تسلیم کر لیں گے، آپ کا ساتھ دیں گے اور بیت المقدس فتح کرنے میں آپ کی مدد کریں گے!۔

مختلف روایات کے مطابق امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ پانچ، سات یا نَو سال تک حکومت کریں گے، اس مختصر دَورِ حکومت میں آپ کفّار ومشرکین سے کئی بار جہاد کر

=

"حدیثِ خَسف" میں "بیداء" سے مراد ایک خاص مقام ہے جو مکہ ومدینہ کے درمیان واقع ہے۔ اس جگہ کی وجہِ شہرت یہ ہے کہ سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خلاف بغاوَت کرنے والے ایک لشکر کو، اللہ جلّ جلالہ کی طرف سے اس مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ یہاں "بیداء" سے وہ چٹیل میدان مراد نہیں جو "ذو الحلیفہ" کے سامنے مدینہ منوّرہ میں ہے۔ ("مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب أشراط الساعة، الفصل ٢، تحت ر: ٥٤٥٦، ٩/ ٣٥٣، ملخصاً)

(١) انظر: "كتاب الفِتن" لنعَيم بن حمّاد، صفة السُفياني واسمه ونسبه، ر: ٨٠٨، ١/ ٢٧٩.

کے، ان کے شہروں اور ملکوں کو فتح کریں گے۔ "غزوۂ ہند" بھی امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ خلافت میں ہو گا، لشکرِ مہدی اس میں فتح حاصل کرے گا۔ "جنگِ عظیم" (World War)، دوبارہ فتحِ قسطنطینیہ (استنبول) اور خُروجِ دَجّال کے واقعات بھی سیّدنا امام مہدی کے دَورِ خلافت میں پیش آئیں گے۔

حضرت سیّدنا عیسی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی امام مہدی کے دَورِ خلافت میں آسمان سے نازل ہوں گے، پھر دَجّال کا خاتمہ فرمائیں گے، نیز اللہ تعالی نے جس طرح اس اُمت کا آغاز حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا، اُسی طرح اسے امام مہدی پر ختم فرمائے گا!۔

امام مہدی کا ظُہور کب ہو گا؟ اس بارے میں کتبِ احادیث میں متعدّد علامات مذکور ہیں، ان میں سورج کے ساتھ کسی اَور نشانی کا طُلوع، مشرق کی طرف سے دُمدار ستارے کا طلوع، اور رمضان کے مہینے میں دو بار چاند گرہن جیسی علامتیں خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں!۔

مذکورہ بالا تمام باتیں کتبِ احادیث میں واضح طَور پر مذکور ہیں، ان کی تفصیل حسبِ ذیل بالترتیب بیان کی جاتی ہے:

امام مہدی کا نام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسمِ گرامی کے مطابق ہو گا

امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسمِ گرامی کے مطابق ہو گا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لا تَذهَبُ الدُنيَا حتى يَملِكَ العَرَبَ رَجلٌ مِن أهلِ بَيتِي، يُوَاطِئُ اسمهُ اسمِي»[1] "دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہلِ بیت میں سے

---

(١) "سُنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ماجاء في المهديّ، ر: ٢٣٨٠، ٤/ ٢٨٧.

=

ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ بن جائے، اُس کا نام میرے نام کے مُوافِق (یعنی محمد بن عبد اللہ) ہوگا"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ (ت ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) فرماتے ہیں کہ "اس حدیث پاک سے اُن رَوافض کا رَد ہوگیا جو کہتے ہیں کہ "امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں، ان کا نام محمد بن حسن عسکری ہے" یہ غلط ہے، بلکہ وہ پیدا ہوں گے اور (اُن کا نام) محمد بن عبداللہ ہوگا"[1]۔

امام مہدی حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسل پاک سے ہوں گے

حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "سیّد" ہوں گے، اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولاد سے ہوں گے۔ سیّدہ اُمِ سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: «المهدِيُّ مِن عِترَتِي، مِن وَلَدِ فَاطِمَةَ»[2] "مہدی میری اولاد، اولادِ فاطمہ سے ہے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اس (حدیثِ پاک) سے معلوم ہوا کہ اِمام مہدی "سیّد" ہوں گے۔ مرزا قادیانی مرزا ہوکر اِمام مہدی

=

وقال الترمذي: وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأمّ سلَمة وأبي هريرة. "هذا حديثٌ حسنٌ صحيح".

(۱) "مرآۃ المناجیح" قیامت کی علامتوں کا بیان، فصلِ ثانی، زیرِ حدیث: ۵۴۵۲، ۷/۱۹۸۔

(۲) "سُنن أبي داود" أول كتاب المهدي، باب في ذكر المهدي، ر: ٤٢٨٣، ٥/ ٣٨. و"التيسير بشرح الجامع الصغير" للمُناوِي، حرف الميم، ر: ٩٢٤١، ٦/ ٣٤٢. وقال المناوي: "وإسناده حسنٌ".

بنتا ہے، تعجب ہے!"[1]۔

امام مہدی کا نسَبی تعلق خاندانِ اہلِ بیت سے ہو گا

امام مہدی کا نسبی تعلق خاندانِ اہلِ بیت سے ہو گا، سیّدنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے سیّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: «نَبِيُّنَا خَيرُ الأنبياءِ وهو أبُوكِ، وَشَهِيدُنَا خَيرُ الشُهَدَاء وهو عَمُّ أبيكِ حَمزَةُ، وَمِنَّا مَن لَهُ جَناحانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الجنّةِ حَيثُ شاءَ، وهو ابنُ عَمِّ أَبِيكِ جَعفَرٌ، ومِنَّا سِبطَا هَذِهِ الأُمَّةِ: الحَسَنُ وَالحُسَينِ، وَهُمَا ابنَاكِ، وَمِنَّا المهدِيُّ»[2] "ہمارا نبی تمام انبیاء سے بہتر ہے اور وہ آپ کے والد ہیں، ہمارا شہید تمام شُہداء سے بہتر ہے اور وہ آپ کے والد کے چچا حمزہ ہیں، اور ہم میں سے ہی وہ شخص ہے جس کے دو پَر ہیں، وہ جنّت میں جہاں چاہتا ہے اُڑتا ہے، اور وہ آپ کے والد کے چچازاد بھائی جعفر طیّار ہیں، اور ہم میں سے ہی اس اُمت کے بہترین نواسے حسن و حسین ہیں، اور وہ آپ کے دو بیٹے ہیں، اور ہم میں سے ہی مہدی بھی ہوں گے!"۔

ایک اَور مقام پر سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مِنَّا السَفَّاحُ، وَمِنَّا المنصورُ، وَمِنَّا المهدِيُّ»[3]

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" "قیامت کی علامتوں کا بیان، فصلِ ثانی، زیرِ حدیث: ۵۴۵۲، ۷/۱۹۸۔

(۲) "المعجم الصغير" باب الألف، من اسمه: أحمد، الجزء ۱، صـ۳۷.
و"مجمع الزوائد" كتاب المناقب، باب في فضل أهل البيت، ر: ١٤٩٦٨، ٩/ ١٨٦. وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الصغير" وفيه قيس بن الربيع، وهو ضعيف وقد وثّق، وبقية رجاله ثِقات".

(۳) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفتن، باب ما ذكر من فتنة الدجال، ر: ۳۸۷۹۷، =

"سَفّاح(۱) ہم میں سے ہے، منصور(۲) ہم میں سے ہے، اور مہدی بھی ہم میں سے ہے"۔

امام مہدی حسنی حسینی سیّد ہوں گے

امام مہدی والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی سیّد ہوں گے، حضرت ابو اسحاق ہمدانی(۳) نے فرمایا کہ سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے شہزادے امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر فرمایا: «إِنَّ ابنِي هذا سَيِّدٌ، كما سَمَّاهُ النَّبِيُّ

=

۲۱/ ۲۸۹. و"تاريخ الإسلام" للذَهَبي، حرف العين، ۹/ ٤٦٧. قال الذهبي: "فَهَذَا إِسْنَادُهُ صَالِح".

(۱) یعنی ابو العباس عبد اللہ سَفّاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب۔ یہ خلافتِ عباسیہ کے پہلے خلیفہ تھے، اور انہوں نے ہی عباسی خلافت کی بنیاد رکھی۔ ("تاريخ بغداد" باب العين، من اسمه: عبد الله وابتداء اسم أبيه، حرف الميم، تحت ر: ٥١٧٧- عبد الله أمير المؤمنين السفّاح ...إلخ، ١٠/ ١٢٧، ملخّصاً)

(۲) یعنی ابو جعفر منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب۔ یہ خلیفہ ابو العباس سَفّاح کے بھائی، اور خلافتِ عباسیہ کے دوسرے خلیفہ تھے۔ ("تاريخ بغداد" باب العين، حرف الميم من آباء العبادلة، ذكر من اسمه: عبد الله واسم أبيه، تحت ر: ٥١٧٩- عبد الله أمير المؤمنين المنصور بن محمد ...إلخ، ١٠/ ٦٥، ملخصاً. (دار الكتب العلمية، ١٤٢٥هـ، بيروت: ١٤٢٥هـ، ط٢)

(۳) قال علي بن سلطان القاري: "الظاهر أنّ المرادَ به أبو إسحاق السبيعي الهمداني الكُوفي. قال المؤلِّف: رأى عليّاً وابنَ عباس وغيرهما من الصحابة، وسمع البراء بن عازِب وزيد بن أرقم، وروى عنه الأعمشُ وشعبةُ والثَوري، وهو تابعيٌّ مشهورٌ كثيرُ الرواية. وُلد لسنتَين من خلافة عثمان، ومات سنة ١٢٩هـ. (قال: قال علي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) أي: موقوفاً". ("مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب أشراط الساعة، الفصل ٣، تحت ر: ٥٤٦٢، ٩/ ٣٦٣)

ﷺ، وَسَيَخرُجُ مِن صُلبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسمِ نَبِيِّكُم ﷺ، يُشبِهُهُ فِي الخُلُقِ، وَلَا يُشبِهُهُ فِي الخَلقِ -ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً-: يَملَأُ الأَرضَ عَدلاً»(١)

"میرا یہ بیٹا سردار ہے کہ نبئ کریم ﷺ نے اسے سردار قرار دیا ہے، اس کی اَولاد میں حضور اکرم کا ہم نام ایک شخص ظاہر ہو گا، وہ اَخلاق میں نبئ کریم ﷺ کی طرح ہو گا، مگر شکل وصورت میں نہیں۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا!"۔

امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ (ت ٩٧٤ھ/١٥٦٧ء) فرماتے ہیں کہ "امام مہدی والد کی طرف سے سیّدنا امام حسَن، اور والدہ کی طرف سے سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسلِ پاک سے ہوں گے"(٢)۔

---

(١) "سُنن أبي داود" أوّل كتاب المهدي، باب في ذكر المهدي، ر: ٤٢٨٩، ٥/ ٤١. و"مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب أشراط الساعة، الفصل ٣، ر: ٥٤٦٢، ٩/ ٣٦٣. وقال علي بن سلطان القاري: "فهذا الحديث دليلٌ صريحٌ على ما قدّمناه مِن أنّ المهدي من أولاد الحسن، ويكون له انتسابٌ من جهة الأم في الحسين جمعاً بين الأدِلّة. وبه يبطل قولُ الشيعة: إنّ المهدي هو محمد بن الحسن العسكري القائم المنتظر، فإنّه حسينيٌّ بالاتفاق. لا يقال: لعلّ عليّاً رضي الله تعالى عنه أراد به غيرَ المهدي؛ فإنّا نقول: يُبطِله قصة: يملأ الأرضَ عدلاً؛ إذ لا يعرف في السادات الحسَينية ولا الحسنية مَن ملأ الأرضَ عدلاً إلّا ما ثبت في حقّ المهدي الموعود".

و"جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزَوائِد" لابن الفاسي، كتاب الملاحم وأشراط الساعةِ، ر: ٩٩١٦، ٤/ ١٨٥. وقال محمد بن محمد بن سليمان بن الفاسي: "وإن لم أذكر شيئاً بعد عزو حديث عن "الجامع" فذلك الحديث مقبول: حسنٌ أو صحيحٌ برجال الصحيح أو غيرهم".

(٢) "القول المختصر في علامات المهدي المنتظر" الباب ١، صـ٢٧، ملخصاً.

امام مہدی کا حُلیہ مبارکہ

سیّدنا امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیشانی رَوشن اور ناک خوبصورت اور بلند ہوگی۔

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «المهدِيُّ مِنِّي، أَجلَى الجَبهةِ، أَقنَى الأَنْفِ، يَملأُ الأَرضَ قِسطاً وَعَدلاً، كَما مُلِئَت جَوراً وَظُلماً، يَملِكُ سَبعَ سِنِينَ»[1] "مہدی مجھ سے ہیں (یعنی میری اَولاد میں سے ہیں) رَوشن پیشانی اور خوبصورت بلند ناک والے ہیں، زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھر دیں گے جیسے پہلے وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، وہ سات سال تک حکومت کریں گے!"۔

ایک اَور مقام پر سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَيَبعَثَنَّ اللهُ مِن عِترَتِي رَجُلاً أَفرَقَ الثَّنَايَا، أَجلا الجَبهَةِ، يَملأُ الأَرضَ عَدلاً كَمَا مُلِئَت جُوراً، يَفِيضُ المَالُ فَيضاً»[2] "اللہ تعالی ضرور میری اَولاد میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا، جس کے

---

(١) انظر: "سُنن أبي داود" أوّل كتاب المهدي، باب في ذكر المهدي، ر: ٤٢٨٤، ٥/ ٣٨. و"مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، ر: ٨٦٧٠، ٨/ ٣٠٩٩. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط مسلم ولم يخرجاه". وقال الذَهبي: "عمران ضعيفٌ ولم يخرج له مسلمٌ".

(٢) "الكامل في ضعفاء الرجال" لابن عدي، من ابتداء أساميهم سين، من اسمه سويد، تحت ر: ٨٤٦- سوَيد بن إِبراهِيم أبو حاتم صاحب الطعام بصري، ٤/ ٤٨٩. و"ذخيرة الحفّاظ" لابن القيسراني، باب اللام، ر: ٤٦٤٥، ٤/ ٢٠١٨. وقال القيسراني: "رواه سوَيد بن حاتم: عن محمد بن عَمرو، عن أبي سلَمة بن عبد الرحمن، عن أبيه. وسوَيد ضعيف".

سامنے کے دانتوں میں فاصلہ ہوگا، کشادہ پیشانی والا ہوگا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، اور مال کو عام کرے گا" یعنی خوب سخاوت کرے گا۔

امام مہدی کی سخاوت

سیّدنا امام مہدی کی سخاوت اپنی مثال آپ ہوگی! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو اُن کی خواہش کے مطابق بے حساب مال عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابو نضرۃ تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے فرمایا: "وہ وقت قریب ہے جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے نہ اناج" ہم نے پوچھا: یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "رُومیوں[1] کی جانب سے"۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي المالَ حَثْياً، لَا يَعُدُّهُ عَدَداً»[2] "میری اُمت کے آخری دَور میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا، جو لوگوں کو لبالَب بھر کر مال دے گا، اور (اپنی دریادِلی اور سخاوت کے باعث) اُسے شمار تک نہیں کرے گا"۔

امام مہدی سے لوگوں کی محبت وعقیدت

سیّدنا امام مہدی لوگوں کو بڑے محبوب ہوں گے، حضرت ابو رُوَیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «المهدِيُّ كأنّما يُعلِقُ المسَاكِينَ الزُبدَ»[3] "مہدی لوگوں کے ہاں ایسے محبوب ہوں گے جیسے مسکینوں کے ہاں مکھن!"۔

---

(۱) یہاں رومیوں سے مراد مغربی ممالک مثلاً انگلینڈ (England)، اسپین (Spain)، اٹلی (Italy)، اور فرانس (France) وغیرہ مراد ہیں۔ (دیکھیے: "وکی پیڈیا" آزاد دائرۃ المعارف)

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعةُ حتى يمر الرجل بقبر الرجل ...إلخ، ر: ۲۹۱۳، الجزء ۸، صـ۱۸۵.

(۳) "كتاب الفِتن" سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه، ر: ۱۰۲۸، ۱/ ۳۵۶.

امام مہدی اور مظلوموں کی داد رَسی

امام مہدی ظلم، جبر اور ناانصافی کا خاتمہ کر کے مظلوموں کی داد رَسی فرمائیں گے، حضرت جعفر بن سیّار شامی سے روایت ہے: «يَبْلُغُ مِن رَدِّ المهدِيِّ المظَالِمَ، حَتَّى لَو كان تَحتَ ضِرسِ إنسَانٍ شَيءٌ انتزَعَهُ حَتَّى يَرُدَّهُ»(۱) "امام مہدی مَظالم کو دُور کریں گے، یہاں تک کہ اگر (کسی مظلوم کا حق کسی) انسان کی داڑھ کے نیچے بھی چھپا ہوگا، تو وہاں سے بھی مظلوم کو اس کا حق واپس دلائیں گے!"۔

امام مہدی کے دَور میں لوگوں کو حسبِ خواہش مال عطا کیا جائے گا

امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں خیر وبرکت اور مال کی اتنی فراوانی ہوگی، کہ لوگوں کو حسبِ خواہش مال عطا کیا جائے گا۔ سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وُقوعِ حوادِث سے متعلق حضور سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا؟ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إنّ فِي أمَّتِي المهدِيَّ يَخرُجُ يَعِيشُ خَمساً أَو سَبعاً أَو تِسعاً» -زَيدٌ الشاكُّ- قَالَ: قُلنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: «سِنِينَ» قَالَ: «فَيَجِيءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فيَقُولُ: يَا مَهدِيُّ أَعطِنِي أَعطِنِي» قَالَ: «فَيَحثِي لَهُ فِي ثَوبِهِ مَا استَطَاعَ أَن يَحمِلَهُ»(۲) "میری اُمت میں مہدی ہوگا جو پانچ، سات یا نَو سال تک حکومت

---

(۱) "كتاب الفِتن" سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه، ر: ١٠٢٤، ١/ ٣٥٥.
و"عقد الدُرَر في أخبار المنتظر" ليوسف بن يحيى الشافعي، الباب ٣، صـ١٠٢.

(٢) "سُنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب، ر: ٢٣٨٢، ٤/ ٢٨٨. وقال الترمذي: "هذا حديثٌ حسنٌ، وقد رُوي من غير وجه عن أبي سعيد عن النبيّ صلى الله تعالى عليه وسلم وأبو الصديق الناجي اسمه: بكر بن عَمرو، ويقال: بكر بن قيس".

کرے گا (راوی کو مدّتِ حکومت میں شک ہے)۔ میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) خلافت کے سال ہیں" (ان کا زمانہ ایسی خیر وبرکت والا ہوگا کہ) ایک شخص ان سے آ کر مانگے گا، اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجیے، مجھے کچھ دیجیے! تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا کہ "مہدی اسے بھر بھر کر اتنا مال دیں گے کہ وہ اٹھا نہیں پائے گا!"۔

امام مہدی کی تشریف آوری حق ہے

امام مہدی کی تشریف آوری حق ہے، اور ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ حضرت قتادہ بن دعامہ سدُوسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت سیّدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا امام مہدی کے تشریف لانے والی بات حق ہے؟ انہوں نے فرمایا: «حَقٌّ» "بَر حق ہے"۔ میں نے پوچھا: وہ کن میں سے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: «مِن قُرَيشٍ» "قریش سے ہوں گے"۔ میں نے پوچھا: وہ قریش کے کس قبیلہ سے ہوں گے؟ فرمایا: «مِن بَنِي هَاشِمٍ» "بنوہاشم سے"۔ میں نے پوچھا: بنوہاشم کی کس شاخ سے؟ فرمایا: «مِن بَنِي عَبدِ المطَّلِبِ» "بنو عبد المطلب سے"۔ میں نے پھر پوچھا: بنو عبد المطلب کے کس خاندان سے؟ تو انہوں نے فرمایا: «مِن وَلَدِ فَاطِمَةَ»(١) "سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولاد سے ہوں گے"۔

---

(١) "كتاب الفِتن" نسبة المهدي، ر: ١٠٨٢، ١/ ٣٦٨، ٣٦٩. و"الضعفاء الكبير" للعُقَيلي، باب الزاي، تحت ر: ٥٢٢- زياد بن بيان الرَقّي عن علي بن نفيل، ٢/ ٧٦. وقال العُقَيلي: "ورواه معمر، عن قَتادة هكذا من قول سعيد بن المسيّب، وروايتهما أَولى. وفي المهدي أحاديث صالحة الأسانيد أنّ النبيَّ ﷺ قال: «يخرج منّي رجل ويقال: من أهل بيتي، يواطِئ اسمُه
=

امام مہدی یمن کی بستی "کَرِعَہ" سے نکلیں گے

امام مہدی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ یمن (Yemen) کی ایک بستی "کَرِعَہ" سے نکلیں گے، جبکہ اُن کا باقاعدہ ظُہور بیت اللہ شریف میں ہوگا۔ سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَخرُجُ المهدِيُّ مِن قَرْيَةٍ بِاليَمَنِ يُقَالُ لهَا: كَرِعَةٌ»[1] "مہدی یمن کی اُس بستی سے نکلیں گے جسے "کَرِعَہ" کہا جاتا ہے"۔

قیامت سے پہلے امام مہدی کا ظُہور بہر صورت ہو کر رہے گا

قیامت سے پہلے امام مہدی کا ظُہور بہر صورت ہو کر رہے گا۔ سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَو لَم يَبقَ مِنَ الدُّنيَا إِلَّا يَومٌ، لَبَعَثَ اللهُ رَجُلاً مِن أَهلِ بَيتِي، يَملَؤُهَا عَدلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوراً»[2] "اگرچہ قیامت قائم ہونے میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے،

=
اسمي، واسمُ أبيه اسمَ أبي». فأمّا من ولد فاطمة ففي إسناده نظرٌ، كما قال البخاري والصحيح قولُ سعيد بن المسيَّب. وأمّا مُسنَدٌ فلا".

(١) "المعجم" لابن المُقرئ، باب الياء، ر: ٩٠، صـ٥٨. و"الكامل" من ابتداء أساميهم عين، من اسمه عبد الوهاب، تحت ر: ١٤٣٥- عبد الوهاب بن الضحّاك الحمصي، ٦/ ٥١٦. و"ذخيرة الحفّاظ" باب الياء، ر: ٦٥٠٥، ٥/ ٢٧٨٠، ٢٧٨١. وقال ابن القيسراني: "رواه عبد الوهّاب بن الضحّاك الحمصي عن إسماعيل بن عيّاش، عن صفوان بن عَمرو، عن عبد الرحمن بن جبَير بن نفير، عن كثير بن مرّة، عن عبد الله بن عَمرو بن العاص. وعبد الوهاب ضعيف".

(٢) "سُنن أبي داود" أوّل كتاب المهدي، باب في ذكر المهدي، ر: ٤٢٨٢، ٥/ ٣٨. و"مُسنَد البزّار" مُسنَد علي بن أبي طالب، أبو الطفيل عن علي، ر: ٤٩٣، =

تب بھی اللہ تعالی میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو ضرور بھیجے گا، جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی!"۔

امام مہدی کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کا سلسلہ حجرِ اَسود اور مقامِ ابراہیم کے پاس شروع ہوگا

امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کا سلسلہ حجرِ اَسود اور مقامِ ابراہیم کے پاس شروع ہوگا۔ اُم المؤمنین سیّدہ اُم سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَكُونُ اختِلَافٌ عِندَ مَوتِ خَلِيفَةٍ[1]، فَيَخرُجُ رَجُلٌ مِن أَهلِ المَدِينَةِ هَارِباً إِلَى مَكَّةَ، فَيَأتِيهِ نَاسٌ مِن أَهلِ مَكَّةَ فَيُخرِجُونَهُ[2] وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَينَ الرُكنِ وَالمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيهِ بَعثٌ مِن الشامِ، فَيُخسَفُ بِهِم بِالبَيدَاءِ بَينَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى الناسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبدَالُ الشامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ العِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ. ثُمَّ يَنشَأُ رَجُلٌ مِن قُرَيشٍ أَخوَالُهُ كَلبٌ، فَيَبعَثُ إِلَيهِم بَعثاً، فَيَظهَرُونَ عَلَيهِم، وَذَلِكَ بَعثُ كَلبٍ[3]، وَالْخَيبَةُ لِمَن لَم يَشهَد غَنِيمَةَ كَلبٍ، فَيَقسِمُ المَالَ، وَيَعمَلُ فِي

=

٢/ ١٣٤. وقال البزّار: "وهذا الحديثُ لا نعلمه يروى عن علي بهذا اللفظ بإسنادٍ أحسن من هذا الإسناد". و"البداية والنهاية" لابن كثير، كتاب الفِتن والمَلاحِم ...إلخ، فصل في ذكر المهدي الذي يكون في آخر الزمان، ١٩/ ٥٦.

(١) "أي: حُكمية، وهي الحكومة السلطانية بالغلبة التسليطية". ("مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب أشراط الساعة، الفصل ٢، تحت ر: ٥٤٥٦، ٩/ ٣٥٢)

(٢) "أي: من بيته". ("المرقاة" تحت ر: ٥٤٥٦، ٩/ ٣٥٢)

(٣) "أي: جيش كلب باعثُه هو نفس الكلبي". ("المرقاة" تحت ر: ٥٤٥٦، ٩/ ٣٥٥)

النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِم ﷺ، وَيُلقِي الْإِسلَامُ بِجِرَانِهِ إِلى الْأَرْضِ، فَيَلبَثُ سَبعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ المسلِمُونَ»[1].

"ایک حاکم (بادشاہ) کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب میں اہلِ مدینہ کا) اختلاف ہوگا، ایک شخص (یعنی امام مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں) مدینہ منوّرہ سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے، وہاں مکہ کے کچھ لوگ انہیں بحیثیت مہدی پہچان کران کے پاس آئیں گے، اور انہیں گھر سے باہر نکلنے اور حکومت سنبھالنے کے لیے مجبور کریں گے، لیکن امام مہدی اس منصب کو ناپسند کریں گے، اس کے بعد وہ لوگ رُکن (یعنی حجرِ اَسود[2]) اور مقامِ ابراہیم کے درمیان امام مہدی کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر (امام مہدی سے جنگ کے لیے) بھیجا جائے گا، جو (آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ ومدینہ کے درمیان مقامِ "بیداء" میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ (اس لشکر کی عبرتناک ہلاکت کے بعد) شام کے اَبدال اور عراق کے اَولیاء اللہ حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے۔ پھر ایک قرشی اُلنسل شخص (سفیانی[3])

---

(١) "سُنن أبي داود" أوّل كتاب المهدي، ر: ٤٢٨٥، ٥/ ٣٩، ٤٠. و"المعجم الأوسط" للطَبَراني، باب الألف، من اسمه: أحمد، ر: ١١٥٣، ١/ ٣٢١. و"مجمع الزوائد" كتاب الفِتن، باب ما جاء في المهدي، ر: ١٢٣٩٩، ٧/ ٤٣٣. وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح".

(٢) "أي: الركن الأسعد، وهو الحجر الأسود". ("مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب أشراط الساعة، الفصل ٢، تحت ر: ٥٤٥٦، ٨/ ٢٥٢)

(٣) سفیانی کے خُروج کی ابتداء ملکِ شام کے مغربی حصے کی ایک بستی سے ہوگی، جس کا نام =

۔ جس کا ننہیال قبیلہ بنو کلب سے ہوگا– امام مہدی اور ان کے مددگاروں سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا، مگر امام مہدی کا لشکر اُس لشکر پر غالب آئے گا اور یہ لشکر بنو کلب کا ہوگا، اور اس شخص کے لیے خسارہ ہے جسے قبیلہ بنو کلب سے حاصل شدہ غنیمت سے حصہ نہ ملے! اس فتح کے بعد امام مہدی خوب مال تقسیم کریں گے، اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنّت پر چلائیں گے۔ اس زمانے میں اسلام مکمل طَور پر مستحکم اور غالب ہو جائے گا! بحالت خلافت امام مہدی دنیا میں سات اور بعض روایات کے مطابق نَو سال رہیں گے، پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے"۔

فتنۂ سفیانی

حدیث شریف میں سفیانی نام کے ایک شخص کا ذکر ہے، جو حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَولاد میں سے ایک اُمَوی شخص ہوگا، اس کا نام عبد اللہ بن خالد بن یزید[1] بن ابی سفیان ہوگا، جبکہ والدہ کی طرف سے اس کا تعلق قبیلہ بنو کلب سے

=

"اَندرا" ہے۔ ابتداءً اس کے ساتھ صرف سات آدمی ہوں گے۔ ("کتاب الفِتن" صفة السفياني واسمه ونسبه، ر: ۸۰۲، ۱/ ۲۷۸)

یہ جگہ کہاں واقع ہے؟ اس کی تفصیل ہمیں کسی معتبر کتاب میں نظر نہیں آئی، ہاں ایک قدیم مقام "اَندرینا" (Androna) ملکِ شام (Syria) کے شہر "حلَب" (Aleppo) کے قریب واقع ہے، جس کا ذکر علّامہ حَموی نے "معجم البلدان" (باب الهمزة والنون وما يليهما، أَنْدَرِينُ، الجزء ۱، صـ۲۰۸) میں کیا ہے، اور اس کے آثار آج بھی پائے جاتے ہیں، البتہ قطعی طَور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ وہی جگہ ہے۔

(۱) یہاں یزید بن ابی سفیان سے مراد حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی اور صحابئ رسول حضرت یزید بن ابی سفیان مراد ہیں۔ انہوں نے فتحِ مکہ کے روز اسلام قبول کیا، اور

=

ہوگا۔ اس شخص کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت تکالیف اور مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے دَورِ حکومت میں مسلمانوں کا قتلِ عام ہوگا، لیکن یہ فتنہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا؛ کیونکہ امام مہدی کا ظُہور ہو چکا ہوگا!۔

سفیانی دِمشق کے نواحی علاقوں میں ایک وادی سے خُروج کرے گا، اس جگہ کا نام "وادئ یابس"[1] ہوگا۔ ابتداءً اس کے ساتھ صرف سات لوگ ہوں گے، ان میں سے ایک کے پاس جھنڈا بھی ہوگا، جو شخص اس جھنڈے کو سرنگوں کرنے کی کوشش کرے گا وہ شکست سے دوچار ہوگا![2]۔

سفیانی کا حکم ملکِ شام اور مصر وغیرہ کے اَطراف میں چلے گا، اس کی مدّتِ حکومت کے بارے میں روایات مختلف ہیں: ایک روایت کے مطابق ساڑھے تین سال[3]، اور دوسری روایت کے مطابق ۷ یا ۹ ماہ ہوگی[4]۔ دِمشق اور کُوفہ میں قتل

=

امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دَورِ خلافت میں وفات پائی۔ ("أسد الغابة في معرفة الصحابة" لابن أثير الجزري، ٥٥٥٧- يزيد بن أبي سفيان، ٥/ ٤٥٦، ملخّصاً)

(۱) ملکِ شام میں اُردُن (Jordan) کی سرحد کے قریب یہ وادی آج بھی "وادئ یابس" کے نام سے معروف ہے، اور یہ اُردُن کے شہر "کریمہ" (Kuraymah) سے تقریبًا تین کلو میٹر کی مسافت پر واقع ہے، نیز اسی مقام پر گوگل میپ (Google Map) پر "مكان خُروج السُفياني" کے الفاظ سے سفیانی کے مقامِ خُروج کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

(۲) انظر: "كتاب الفِتن" صفة السُفياني واسمه ونسبه، ر: ٨١٢، ١/ ٢٧٩، ٢٨٠.

(۳) المرجع نفسه، ر: ٨٠٧، صـ٢٧٨.

(٤) المرجع السابق، ر: ٨١١، صـ٢٧٩.

وغار تگری کے بعد سفیانی کا لشکر مدینہ منوّرہ کی طرف رُخ کرے گا، اور اہلِ بیت کے کچھ لوگوں کو پکڑ کر کوفہ لے جائے گا، اسی دَوران امام مہدی مدینہ منوّرہ سے مکہ مکرّمہ تشریف لے جائیں گے ![1]۔

سفیانی کے لشکر کا زمین میں دھنسایا جانا

سفیانی حضرت امام مہدی کو پکڑنے کے لیے ایک لشکر روانہ کرے گا، لیکن اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کی طرف سے اس لشکر کو مکہ و مدینہ کے درمیان مقامِ "بیداء" میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَخرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السُّفيَانِيُّ فِي عُمقِ دِمَشقَ، وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِن كَلبٍ، فَيقتُلُ حَتَّى يَبقَرَ بُطُونَ النِّسَاءِ، وَيقتُلُ الصِّبيَانَ، فَتَجمَعُ لَهُم قَيسٌ فَيقتُلُهَا حَتَّى لَا يُمنَعُ ذَنَبُ تَلعَةٍ، وَيَخرُجُ رَجُلٌ مِن أَهْلِ بَيتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبلُغُ السُّفيَانِيَّ، فَيَبعَثُ إِلَيهِ جُنداً مِن جُندِهِ فَيَهزِمُهُم، فَيَسِيرُ إِلَيهِ السُّفيَانِيُّ بِمَن مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بِبَيدَاءَ مِنَ الْأَرضِ خُسِفَ بِهِم، فَلَا يَنجُو مِنهُمْ إِلَّا الْمُخبِرُ عَنهُم»[2].

"ایک شخص دِمشق سے نکلے گا جس کو سفیانی کہا جائے گا، اس کی تابعداری کرنے والے قبیلہ بنو کلب کے لوگ ہوں گے (؛کیونکہ اُس کا ننھیال قبیلہ بنو کلب

(١) المرجع السابق، دخول السفياني وأصحابه الكوفة، ر: ٨٩٣، ١/ ٣٠٨.

(٢) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، أمّا حديث أبي عوانة، ر: ٨٥٨٦، ٨/ ٣٠٥٩. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد على شرط الشيخَين، ولم يخرجَاه". وقال الذَهبي: "على شرط البخاري ومسلم".

سے ہو گا[1]) وہ لوگوں کو قتل کرے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کر دے گا، اور بچوں کو بھی قتل کرے گا، قبیلہ قیس کے لوگ ان کے مقابلے میں جمع ہو جائیں گے، وہ انہیں بھی قتل کر دے گا، یہاں تک کہ (ان میں سے) کوئی باقی نہیں رہے گا، پھر میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) نکلے گا، "حرّہ" کے مقام پر سفیانی اس (مہدی) کے مقابلے کے لیے فوج بھیجے گا، مہدی ان کو شکست دے گا، پھر سفیانی خود اپنے سب لشکر لے کر مہدی کے مقابلے کے لیے آئے گا، یہاں تک کہ جب وہ بیداء کے مقام تک پہنچے گا تو زمین ان سب (یعنی سفیانی کی فوج) کو نگل چکی ہو گی، اور اُس لشکر کے بارے میں (امام مَہدی اور سفیانی کو) خبر دینے والوں کے سِوا، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے گا"۔

اس لشکر کا زمین میں دھنسنا "فتنۂ سفیانی" کی نشانی ہے، اور سفیانی کا خُروج ظُہورِ امام مہدی کی علامت ہے۔ اس واقعہ کے بعد لوگ مکہ مکرّمہ میں امام مہدی کے دستِ مبارک پر بیعتِ خلافت کریں گے، پھر امام مہدی ۱۲ ہزار افراد پر مشتمل ایک لشکر لے کر بیت المقدس آئیں گے، جہاں سفیانی حضرت امام مہدی کے دستِ مبارک پر بیعت کرے گا، لیکن پھر قبیلہ بنوکلب کی حمایت ملنے پر بیعت توڑ کر بغاوت وسرکشی پر اُتر آئے گا[2]،

---

(١) "سُنن أبي داود" أوّل كتاب المهدي، ر: ٤٢٨٥، ٥/ ٣٩، ٤٠. و"المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه: أحمد، ر: ١١٥٣، ١/ ٣٢١. و"مجمع الزوائد" كتاب الفِتن، باب ما جاء في المهدي، ر: ١٢٣٩٩، ٧/ ٤٣٣.

(٢) انظر: "كتاب الفِتن" دُخول السفياني وأصحابه الكُوفة، ر: ١٠٠٢، ١/ ٣٤٧، ملخصاً.

تب امام مہدی اس کے قتل کا حکم دیں گے، اور اُسے اس کی دغابازی اور بغاوَت کے باعث قتل کر دیا جائے گا![1]۔

ظہورِ امام مہدی کے وقت اُن کی بیعت کرنے والوں کی تعداد

امام مہدی کے ظُہور کے وقت اُن کی بیعت کرنے والوں کی تعداد اصحابِ بدر واصحابِ طالُوت کے برابر ۳۱۳ ہوگی۔ حضرت سیّدنا امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، کسی نے اُن سے امام مہدی کے بارے میں پوچھا، تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: «ذَاكَ يَخرُجُ فِي آخِرِ الزَمَانِ إِذَا قَالَ الرجُلُ: اللهَ اللهَ قُتِلَ، فَيَجمَعُ اللهُ تَعَالَى لَهُ قَوماً قُزُعاً كَقَزَعِ السَحَابِ، يُؤَلِّفُ اللهُ بَينَ قُلُوبِهِمْ لَا يَستَوْحِشُونَ إِلَى أَحدٍ، وَلَا يَفرَحُونَ بِأَحَدٍ، يَدخُلُ فِيهِم عَلَى عِدةِ أَصْحَابِ بَدرٍ، لَم يَسبِقهُمُ الأَوَّلُونَ، وَلَا يُدْرِكُهُمُ الآخِرُونَ، وَعَلَى عَدَدِ أَصحَابِ طَالُوتَ الذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَهَرَ»[2].

"مہدی کا ظُہور زمانے کے آخر (یعنی قُربِ قیامت) میں ہوگا (اُس دَور میں بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کا نام لینے والوں کو قتل کر دیا جائے گا (امام مہدی کے ظُہور کے وقت) اللہ تعالی ایک جماعت کو ان کے پاس اس طرح اکٹھا کر

---

(١) المرجع نفسه، ر: ١٠٠٣، ١/ ٣٤٨، ملخصاً.

(٢) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحم، وأمّا حديث عقَيل بن خالد، ر: ٨٦٥٩، ٨/ ٣٠٩٥. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط الشيخَين، ولم يخرجاه". وقال الذهبي: "على شرط البخاري ومسلم".

دے گا، جس طرح بادل کے متفرِق ٹکڑوں کو جمع فرما دیتا ہے، اور ان میں باہم یگانت واُلفت پیدا کر دے گا(ان کے اِخلاص اور باہمی رَبط وضبط کا یہ عالَم ہو گا کہ) نہ کسی سے خوفزدہ ہوں گے، نہ کسی کے انعام کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ مہدی کے پاس جمع ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق (۳۱۳) ہوگی، اس جماعت کو ایک ایسی خاص فضیلت حاصل ہوگی جو نہ ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی نہ بعد والوں کو ہوگی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالُوت کی تعداد کے برابر (۳۱۳) ہوگی، جنہوں نے (بادشاہ)طالوت کے ہمراہ دریائے اُردن(Jordan River) عُبور کیا تھا"۔

صدر الشریعہ علّامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (ت ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) سیّدُنا امام مَہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ظُہور کا اِجمالی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلُط ہو گا، اُس وقت تمام اَبدال بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر، حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام ہو گا اور ساری زمین کُفرستان ہو جائے گی، رمضان شریف کا مہینہ ہو گا، اَبدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے، اور حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی وہاں ہوں گے، اَولیائے کرام انہیں پہچانیں گے، اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے، دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی کہ "یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو!" تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے، وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملکِ شام کو تشریف لے جائیں گے"[۱]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" حصہ ۱، مَعاد وحشر کا بیان، ۱/۱۲۴۔

اللہ تعالی ایک ہی رات میں امام مہدی کو خلافت کا اہل بنادے گا

اللہ تعالی ایک ہی رات میں امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلافت وامارت کی ایسی صلاحیت عطا فرمادے گا، کہ لوگ اُن کی خلافت پر متفق ہو جائیں گے[1]۔ حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «المهدِيُّ مِنَّا أَهلَ البَيتِ يُصلِحُهُ اللهُ فِي ليلَةٍ»[2] "مہدی ہمارے اہلِ بیت میں سے ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہی رات میں اُس کی اصلاح (یعنی خلافت وامارت کی صلاحیت عطا) فرما دے گا!"۔

---

(١) انظر: "مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب أشراط الساعة، الفصل ٢، تحت ر: ٥٤٥٣، ٩/ ٣٥١، ملخصّاً. و"إنجاح الحاجة شرح سنن ابن ماجه" لمحمد عبد الغني المجدّدي، كتاب الفِتن، باب المَلاحِم، تحت ر: ٤٠٨٥، صـ٣٠٠، ملخصاً.

(٢) انظر: "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفِتن، ما ذكر في فتنة الدجّال، ر: ٣٨٧٩٩، ٢١/ ١٩١. و"مُسنَد الإمام أحمد" مُسنَد علي بن أبي طالب، ر: ٦٥٥، ١/ ١٩٦، ١٩٧. و"سُنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب خروج المهدي، ر: ٤٢٤٥، ٢/ ١١٠٢. قال شِهاب الدين أحمد بن أبي بكر ابن قايماز البُوصيري الشافعي: "هذا إسنادٌ فيه مقال، إبراهيم بن محمد وثّقه العجلي، وذكره ابنُ حِبّان في "الثِقات". وقال البخاري في "التاريخ": في إسناده نظر. وياسين العجلي، قال البخاري: فيه نظر. قال: ولا أعلم له حديثاً غير هذا. وقال ابنُ مَعين وأبو زرعة: لا بأس به، وأبو داود الحفري اسمه: عمر بن سعد، احتج به مسلم في "صحيحه" وباقي رجال الإسناد ثِقات". ("مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه" للسُيوطي، كتاب الفِتن، باب خُروج المهدي، تحت ر: ٣٤٤١، ٤/ ٢٠٤)

و"البداية والنهاية" كتاب الفِتن والملاحم ...إلخ، فصل في ذكر المهدي الذي يكون في آخر الزمان، ١٩/ ٥٦. وقال ابن كثير: "ورواه ابنُ ماجه، عن =

امام مہدی کا زمانہ خیر وبرکت کا زمانہ ہوگا

امام مہدی کا زمانہ خیر وبرکت سے بھرپور زمانہ ہوگا، سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يخرُجُ فِي آخرِ أُمَّتِي المهدِيُّ يَسقِيهِ اللهُ الغيثَ، وَتُخرِجُ الأَرضُ نباتَها، وَيُعطِي المالَ صِحاحاً، وَتَكثُرُ الماشِيَةُ وَتعظُمُ الأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبعاً أَو ثَمانِياً»[1] "میری اُمت کے آخر میں مہدی کا ظُہور ہوگا، اللہ تعالی اُسے بارانِ رحمت سے خوب نوازے گا، زمین اپنی پیداوار بھرپور اُگائے گی، وہ (لوگوں کو) مال عطا کریں گے، مویشیوں کی کثرت ہوگی، اُمت عظیم ہوجائے گی، وہ (اپنے دَورِ خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہیں گے"۔

امام مہدی کے دَورِ خلافت میں خوشحالی کا دَور دَورہ ہوگا

امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ خلافت میں خوشحالی کا دَور دَورہ ہوگا۔ سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَنزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِن سُلْطانِهِم لَم يُسمَع بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنهُ، حَتَّى تَضِيقَ عَنهُمُ الْأَرضُ الرَّحبَةُ، وَحَتَّى يُملَأَ الأَرضُ جَوراً وَظُلماً،

=

عثمان بن أبي شَيبة، عن أبي داود الحَفَري، عن ياسين العِجْلي، وليس هذا ياسين بن مُعاذ الزَيّات، الزَيّاتُ ضعيف، والعِجْلي أوثَق منه".

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، وأمّا حديث عقيل بن خالد، ر: ٨٦٧٣، ٨/ ٣١٠٠. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيح الإسناد ولم يخرجاه". وقال الذَهبي: "صحيح".

لَا يَجِدُ المُؤمِنُ مَلجَأً يَلْتَجِئُ إِلَيهِ مِنَ الظُّلمِ، فَيَبعَثُ اللهُ ﷻ رَجُلاً مِن عِترَتِي، فَيَملَأُ الأَرضَ قِسطاً وَعَدلاً، كَما مُلِئَت ظُلماً وَجوراً، يَرضَى عَنهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَساكِنُ الْأَرضِ، لا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِن بَذرِهَا شَيئاً إِلَّا أَخرَجَتهُ، وَلا السَّمَاءُ مِن قَطرِهَا شَيئاً إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيهِم مِدرَاراً، يَعِيشُ فِيهَا سَبعَ سِنِينَ أَو ثَمانِ أَو تِسعَ، تَتَمَنَّى الأَحياءُ الأَمواتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ ﷻ بِأَهلِ الأَرضِ مِن خَيرِهِ»[1].

"آخری زمانے میں میری اُمت پر اتنی شدید بلائیں نازل ہوں گی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں سنی گئی ہوں گی! یہاں تک کہ زمین اپنی وُسعت کے باوُجود اِن پر تنگ ہو جائے گی اور ظلم وستم سے بھر جائے گی، مؤمن ایسا کوئی ٹھکانہ نہیں پائے گا جہاں وہ ظلم کی فریاد لے کر جا سکے! اس وقت اللہ تعالی میری اَولاد میں سے ایک شخص (مہدی) بھیجے گا، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے پہلے وہ ظلم وستم سے بھری چکی تھی! زمین وآسمان میں رہنے والے اس (مہدی) سے راضی ہوں گے، زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی، اور اللہ تعالی آسمان میں موجود ہر قطرے کو مُوسلا دھار بارش کی صورت میں برسائے گا، وہ (یعنی ان کا دَورِ خلافت) سات، آٹھ یا نَو سال رہے گا، اور زندہ لوگ اللہ کے اس فضل وکرم کے سبب جو (مہدی کے ذریعے) اہلِ زمین پر ہوگا، مرنے والوں کے لیے تمنا کریں گے "کہ کاش وہ بھی خیر وبرکت کے اس زمانے کو دیکھتے!!

---

(١) المرجع نفسه، وأمّا حديث عمران بن حصين، ر: ٨٤٣٨، ٨/ ٢٩٩٨، ٢٩٩٩. وقال الحاكم: "هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه". وقال الذهبي: "سندُه مظلم".

امام مہدی کے دَورِ خلافت میں عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا

سیّدنا امام مہدی کے دَورِ خلافت میں عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا۔ سیّدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمتَلِئَ الأَرضُ ظُلماً وَعُدوَاناً» "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک زمین ظلم اور سرکشی سے بھر نہ جائے!" پھر فرمایا: «ثُمَّ يَخرُجُ رَجُلٌ مِن عِترَتِي -أَو مِن أَهلِ بَيتِي- مَن يَملَؤُهَا قِسطاً وَعَدلاً، كَمَا مُلِئَت ظُلماً وَعُدوَاناً»(١) "میری اَولاد (یا میرے اہلِ بیت) میں سے ایک شخص (امام مہدی) کا ظُہور ہوگا، جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم وسرکشی سے بھری تھی"۔

اہلِ مشرق کا امام مہدی کی خلافت وامارت کو تسلیم کرنا

اہلِ مشرق امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت وامارت کو تسلیم کرکے ان کا ساتھ دیں گے۔ سیّدنا عبد اللہ بن حارث زَبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ١١٤٨٨، ٥/ ٢٣٦٥.
و"مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحم، وأمّا حديث عقيل بن خالد، ر: ٨٦٦٩، ٨/ ٣٠٩٩. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط الشيخَين ولم يخرجاه، والحديث المفسّر بذلك الطريق وطرق حديث عاصم عن زر عن عبد الله، كلّها صحيحة على ما أصلته في هذا الكتاب بالاحتجاج بأخبار عاصم بن أبي النجود؛ إذ هو إمام من أئمة المسلمين".
وقال الذهبي: "على شرط البخاري ومسلم". ("مُستدرَك الحاكم" تحت ر: ٨٦٦٩، ٤/ ٦٠٠، دار الكتب العلمية، بيروت: ١٤١١هـ، ط١)

ﷺ نے فرمایا: «يَخرُجُ نَاسٌ مِنَ المشرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلمَهدِيِّ» يَعنِي سُلْطَانَهُ[1] "مشرق کی جانب سے (ایسے) لوگ نکلیں گے جو مہدی کی خلافت کے آگے سرِ تسلیم خم کریں گے"۔

امام مہدی کے مددگاروں کا تعلق مشرق سے ہوگا

سیّدنا امام مَہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مددگاروں کا تعلق مشرق سے ہوگا۔ سیّدنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «يَقتَتِلُ عندَ كَنزِكم ثلاثةٌ، كلُّهمُ ابنُ خليفةَ، ثُمَّ لا يصيرُ إِلَى وَاحدٍ مِنهُم، ثُمَّ تَطلُعُ الرّاياتُ السُّودُ مِن قِبَلِ المَشرِقِ فيُقاتِلونَكُم قِتالاً لَمْ يُقاتِلهُ قَومٌ -ثُمّ ذكر شَيْئاً فَقالَ:- إِذَا رَأَيتُموهُ فَبَايِعوهُ وَلَو حَبواً عَلَى الثَّلجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفةُ الله المَهدِيُّ»[2].

"تمہارے (بیت اللہ کے) خزانے[3] کے حصول کی خاطر تین لوگ جنگ کریں گے، تینوں خلیفہ (بادشاہِ وقت) کے بیٹے ہوں گے، لیکن یہ خزانہ اُن میں سے کسی کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ پھر مشرق سے کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، وہ تم

---

(١) "سُنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب خُروج المهدي، ر: ٤٢٤٨، ٢/ ١١٠٣. قال ابن قايماز البُوصيري: "هذا إسنادٌ ضعيفٌ لضعف عَمرو بن جابر وابن لَهيعة". ("مصباح الزجاجة" كتاب الفِتن، باب خُروج المهدي، تحت ر: ٥٤٤١، ٤/ ٢٠٥)

(٢) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والملاحِم، ر: ٨٤٣٢، ٨/ ٢٩٩٦. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط الشيخَين". وقال الذَهبي: "على شرط البخاري ومسلم".

(٣) انظر: "البداية والنهاية" كتاب الفِتن والملاحم، فصل في ذكر المهدي الذي يكون في آخر الزمان، ١٩/ ٦٢، ملخصاً.

سے ایسے جنگ کریں گے کہ کسی قوم نے ایسی جنگ نہیں کی ہوگی! (راوی کا بیان ہے کہ حضور نبئ کریم ﷺ نے کچھ بیان کیا اور پھر فرمایا کہ) جب تم انہیں دیکھو تواُن کے ہاتھ پر بیعت کرلینا، اگرچہ تمہیں برف پر گھسٹتے ہوئے ان کے پاس جانا پڑے؛ کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے!"۔

علاّمہ محمد بن عبد الرسول حسینی بَرزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ (ت ۱۱۰۳ھ/۱۶۹۱ء) فرماتے ہیں کہ "امام مہدی کے خُراسان میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہاں سے آپ کی نصرت ہوگی؛ کیونکہ آپ تومکہ مکرّمہ میں ہوں گے"[1]۔

اہلِ مشرق بیت المقدس فتح کرنے میں امام مہدی کی مدد کریں گے

اہلِ مشرق بیت المقدس فتح کرنے میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کریں گے۔

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «تَخرجُ مِن خُراسانَ راياتٌ سُودٌ، فلاَ يَرُدُّها شَيءٌ حتَّى تُنصَبَ بإِيلِياءَ»[2] "خُراسان سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں گے، انہیں کوئی طاقت پھیر نہیں سکے گی، یہاں تک کہ وہ جھنڈے اِیلیاء (بیت المقدس) میں نصب کردیے جائیں گے!"۔

امام مہدی کے ذریعے تابوتِ سکینہ "بحیرۂ طبریہ" سے ظاہر ہوگا

آج یہود جس تابوتِ سکینہ کی تلاش میں بیت المقدس میں جگہ جگہ کھدائی کررہے ہیں، لیکن ان کی تمام تر کوششیں ناکام اور رائیگاں جارہی ہیں، اور آئندہ بھی

---

(۱) انظر: "الإشاعة لأشراط الساعة" الباب ۳ في الأشراط العظام والأمارات القريبة التي تعقبها الساعةُ، المقام ۳ في الفتن الواقعة قبل خروجه، صـ۱۵۱، ملخصاً.

(۲) "سُنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب، ر: ۲۴۲۲، ۴/ ۳۱۹. وقال الترمذي: "هذا حديثٌ غريب".

انہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا؛ کیونکہ تابوتِ سکینہ کو بھی بحیرۂ طبریہ (Sea of Galilee) سے امام مہدی کے ذریعے ہی ظاہر ہونا ہے۔ اس بارے میں حضرت سلیمان بن عیسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: «بَلَغَنِي أَنَّهُ عَلَى يَدَي المهدِيِّ يَظهَرُ تَابُوتُ السَّكِينَةِ مِن بُحَيرَةِ طَبَرِيَّةِ، حَتَّى يُحْمَلَ، فَيُوضَعَ بَينَ يَدَيهِ بِبَيتِ المَقدِسِ، فَإِذَا نَظَرَت إِلَيهِ اليَهُودُ، أَسلَمَت إِلَّا قَلِيلاً مِنهُم، ثُمَّ يَمُوتُ المهدِيُّ»[1] "مجھ تک یہ بات پہنچی کہ "بحیرۂ طبریہ" سے امام مہدی کے ذریعے تابوتِ سکینہ ظاہر ہوگا، یہاں تک کہ بیت المقدس میں اسے آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا جائے گا، جب یہود اس تابوت کو دیکھیں گے تو ان میں سے چند لوگوں کے سِوا سب اسلام قبول کرلیں گے، پھر امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ وفات پاجائیں گے!"۔

بحیرۂ طبریہ کا محلِ وُقوع

واضح رہے کہ "بحیرۂ طبریہ" فلسطین (Palestine) کے شمال مشرق میں اُردن (Jordan) کی سرحد کے قریب واقع ہے، اس علاقے میں میٹھے پانی کی یہ سب سے بڑی جھیل ہے۔ اس کی لمبائی ۲۱ کلومیٹر اور چوڑائی ۱۳ کلومیٹر ہے۔ "بحیرۂ طبریہ" کو بیشتر پانی دریائے اُردُن (Jordan River) سے حاصل ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں دریائے اُردُن کے لیے «النَهر»[2] اور شُروحِ حدیث میں "نہرِ

---

(۱) "كتاب الفِتن" سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه، ر: ۱۰۵۰، ۱/ ۳۶۰، ۳۶۱. و"عقد الدُرر في أخبار المنتظر" الباب ۷ في شرفه وعظيم منزلته، صـ۲۲۱. و"الحاوي للفتاوي" للسُيوطي، كتاب الأدب والرقائق، العُرف الوردي في أخبار المهدي، ۲/ ۹۹.

(۲) انظر: "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والمَلاحِم، أما حديث عقَيل بن خالد، =

اُردن "[1] کا لفظ آیا ہے۔ یہ دریا شمال سے جنوب کی طرف بہتا ہے، اور "بحیرۂ مُردار" (Dead Sea) میں گرتا ہے۔

بحَیرۂ طبریہ کا خشک ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک، اس جھیل کا خشک ہونا بھی ہے۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ دَجّال نے سیّدنا تمیم داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے ساتھیوں سے "بحیرۂ طَبریہ" کے بارے میں پوچھا کہ اس میں ابھی پانی ہے یا نہیں؟ حضرت تمیم داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے ساتھیوں نے جواباً فرمایا: «هِيَ كَثِيرَةُ الماءِ» "اس میں ابھی بہت پانی ہے" اس پر دَجّال نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا[2]۔

امام مہدی کے دَورِ خلافت کی مدّت

سیّدنا امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دَورِ خلافت سات سے نَو سال پر مشتمل ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي المَهدِيُّ، إِن قُصِرَ فَسَبعٌ وَإِلَّا فَثَمَانٍ، وَإِلَّا فَتِسعٌ، تَنعَمُ أُمَّتِي فِيهِ نِعمَةً لَم يَنعَمُوا مِثلَهَا، يُرسِلُ اللهُ السَّمَاءَ عَلَيهِم مِدرَاراً، وَلَا تَدَّخِرُ

=

ر: ٨٦٥٩، ٨/ ٣٠٩٥. وقال الحاكم: "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط الشيخَين ولم يخرجاه". وقال الذهبي: "على شرط البخاري ومسلم".

(١) انظر: "فتح الباري" كتاب المغازي، باب عِدةِ أصحاب بدر، تحت ر: ٣٩٥٧، ٧/ ٣٣٥. و"عمدة القاري" باب عِدةِ أصحاب بدر، تحت ر: ٣٩٥٧، ١٢/ ١٦.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب قصّة الجسّاسة، ر: ٢٩٤٢، الجزء ٨، صـ٢٠٤.

الأَرْض بِشَيءٍ مِنَ النَّبَاتِ وَالمَالُ كُدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهدِيُّ! أَعطِنِي فَيَقُولُ: خُذْهُ»[1].

"میری اُمت میں مہدی ہوگا (ان کی مدّتِ خلافت) اگر کم ہوئی، تو سات یا آٹھ یا نَو سال ہوگی۔ میری اُمت ان کے زمانے میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحالی اُسے کبھی نہیں ملی ہوگی (خیر وبرکت کا یہ عالَم ہوگا کہ) آسمان سے (حسبِ ضرورت) مُوسلادھار بارش ہوگی، اور زمین اپنی پیداوار بھرپور اُگائے گی، ایک شخص کھڑا ہوکر کچھ مانگے گا، تو وہ (امام مہدی) کہیں گے کہ (حسبِ خواہش خزانے میں جاکر) خود لے لو!"۔

امام مہدی شرک کے شہر فتح کریں گے

امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ شرک کے شہر فتح کریں گے۔ سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمت کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «يَستَخرِجُ الكُنوزَ، وَيَفتحُ مَدائِنَ الشِركِ»[2] "وہ (مہدی) زمین سے خزانے نکالے گا، اور شرک کے شہروں (ہندوستان وغیرہ) کو فتح کرے گا!"۔

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ٥٤٠٦، ٤/ ١١٦، ١١٧. وقال الطبَراني: "لم يرو هذا الحديث عن هشام بن حسّان، عن محمد بن سِيرين إلّا محمد بن مروان، تفرّد به أبو بريد. ورواه عبد القاهر بن شعيب بن الحبحاب، ويحيى بن مسلم الطائفي، عن هشام بن حسّان، عن العلاء بن بشير، عن أبي الصديق الناجي، عن أبي سعيد الخدري". و"مجمع الزوائد" كتاب الفِتن، باب ما جاء في المهدي، ر: ١٢٤١١، ٧/ ٤٣٦. وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الأوسط" ورِجاله ثِقات".

(٢) "المعجم الكبير" للطَبَراني، باب الصاد، سليمان بن حبيب المحاربي ...إلخ، ر: ٧٤٩٥، ٨/ ١٠٢. قال الهيثمي: "رواه الطَبَراني وفيه عنبسة =

غزوۂ ہند میں لشکرِ مہدی کی فتح

"غزوۂ ہند" بھی امام مہدی کے دَورِ خلافت میں ہوگا، اور اللہ تعالی اس غزوہ میں امام مہدی کے لشکر کو فتح ونصرت عطافرمائے گا۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «ليَغزُونَّ الهِندَ لكُم جَيشٌ، يَفتح اللهُ عليهِم حتَّى يأتُوا بِمُلوكِهم مُغلَّلِينَ بِالسلاسِلِ، يغفِرُ اللهُ ذُنُوبَهم، فيَنصَرِفونَ حين يَنصرِفونَ، فيجِدونَ ابنَ مريمَ بِالشامِ»[1] "تم میں سے ایک لشکر ضرور ہندوستان پر حملہ کرے گا، اللہ عزّوجلّ اُن کو فتح عطافرمائے گا، یہاں تک کہ وہ اُن مشرکین کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے، اللہ تعالی ان (لشکر والوں) کے گناہ مُعاف فرمادے گا، پھر جب وہ لَوٹیں گے تو حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کو ملکِ شام میں پائیں گے"۔

امام مہدی گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے

سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے، اسلام کو غلبہ دلائیں گے اور اسلامی تعلیمات نافذ کریں گے۔ سیّدنا علی ہلالی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے (امام حسن وحسین رضی اللہ تعالی عنہما سے متعلق) سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: «يَا فَاطِمَةُ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ! إِنَّ مِنهُمَا لَمَهدِيَّ هَذِهِ الأُمَّةِ إِذَا صَارَتِ الدُّنيَا هَرجَ وَمَرَجَ، وَتَظَاهَرَتِ الفِتَنُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَأَغَارَ بَعضُهُم عَلَى بَعضٍ، فَلَا كَبِيرَ يَرحَمُ الصَغِيرَ، وَلَا

=

بن أبي صغيرة وهو ضعيف". ("مجمع الزوائد" كتاب الفِتن، باب ما جاء في الملاحم، تحت ر: ١٢٤١٩، ٧/ ٤٣٨)

(١) "كتاب الفِتن" غزوة الهند، ر: ١٢٣٦، ١/ ٤٠٩.

صَغِيرَ يُوَقِّرُ الكَبِيرَ، فَيَبْعَثُ اللهُ عِنْدَ ذَلِكَ مِنهُمَا مَن يَفتَحْ حُصُونَ الضَلاَلَةِ، وَقُلُوباً غُلفاً يَهدِمُهَا هَدماً، يَقُومُ بِالدِّينِ فِي آخِرِ الزَمَانِ كَمَا قُمتُ بِهِ فِي أَوَّلِ الزَمَانِ»[1].

"اے فاطمہ قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا! یقیناً ان دونوں (حسن و حسین کی اَولاد) میں سے اس اُمت کا مہدی پیدا ہوگا، جب دنیا فتنہ وفساد کا شکار ہو جائے گی اور فتنوں کا خوب ظہور ہوگا، راستے کٹ جائیں گے (یعنی غیر محفوظ ہوں گے)، اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے، کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا، اور کوئی چھوٹا بڑے کا احترام نہیں کرے گا۔ اس وقت اللہ رب العزۃ عزّوجلّ ان دونوں (حسن و حسین کی اَولاد) میں سے ایک شخص کو بھیجے گا، جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کرے گا، بند دِلوں کو کھولے گا، اس اُمت کے آخری زمانے میں دین کو ایسے قائم کرے گا، جیسے میں نے اس اُمت کے ابتدائی زمانے میں قائم کیا ہے!"۔

جنگِ عظیم، خُروجِ دَجّال اور امام مہدی

"جنگِ عظیم" (World War)، فتحِ قسطنطینیہ (استنبول)، اور خُروجِ دَجّال کے واقعات بھی امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں پیش آئیں گے۔ جنگِ عظیم دَجّال کے خُروج سے پہلے ہوگی، اُس وقت قسطنطینیہ جو مسلمانوں کے ہاتھ

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ٦٥٤٠، ٥/ ٤٧. و"مجمع الزوائد" كتاب المناقب، باب في فضل أهل البيت، ر: ١٤٩٦٧، ٩/ ١٨٦. وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الكبير" و"الأوسط"، وفيه الهيثم بن حبيب، قال أبو حاتم: منكَر الحديث، وهو متّهم بهذا الحديث".

سے نکل چکا ہوگا، دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «المَلحَمةُ العُظمَى، وَفَتحُ القُسطَنطِينِيَّةِ، وَخُروجُ الدَجّالِ، فِي سَبعَةِ أَشْهُرٍ!»[1] "جنگِ عظیم، فتحِ قسطنطینیہ اور خُروجِ دجّال، یہ سب سات ماہ کے اندر اندر ہوجائے گا!"۔

خُروجِ دَجّال سے متعلق بعض جھوٹے دعوے

آج کل یہود ونصاری میں سے بعض لوگ دعوی کرتے ہیں کہ "دجّال کا خُروج ہو چکا ہے، اور وہ اس کذّاب سے ملاقات بھی کر چکے ہیں"۔ یاد رہے کہ یہ سب دعوے فی الحال جھوٹے اور بلا ثبوت ہیں؛ کیونکہ ہمارے نبئ برحق ﷺ نے خُروجِ دجّال سے پہلے بعض ایسی نشانیاں بتائی ہیں، کہ جب تک وہ ظاہر نہ ہوجائیں دجّال کا خُروج نہیں ہوگا!۔

سیّدنا جابر بن سمُرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ "حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا، کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، کہ نبئ رحمت ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے کچھ لوگ اُونی کپڑوں میں ملبوس آئے، ان کی ملاقات حضورِ اکرم ﷺ سے ایک جھاڑی کے پاس ہوئی، جبکہ وہ کھڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، میں نے دل میں سوچا کہ چل کر ان کے اور حضور سروَرِ عالَم ﷺ کے درمیان کھڑا ہوجاؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ نبئ کریم ﷺ کو کوئی نقصان پہنچائیں! پھر میں نے سوچا کہ ممکن ہے رسولِ کریم ﷺ ان کے ساتھ رازداری میں کوئی بات کر رہے ہوں، بہرحال میں چلتا ہوا ان کے درمیان کھڑا ہوگیا۔ میں نے

---

(١) "سُنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ما جاء في علامات خُروج الدَجَّال، ر: ٢٣٨٨، ٤/ ٢٩٢. وقال الترمذي: "وهذا حديثٌ حسن، لا نعرفه إلّا مِن هذا الوجه".

حضور پُرنور ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے نکلے چار کلمات محفوظ کر لیے، جنہیں میں اپنے ہاتھ پر شمار کر رہا تھا، حضور سیّدِ عالَم ﷺ نے فرمایا: «(١) تغزُونَ جَزِيرَةَ العَرَبِ فَيَفتَحُهَا اللهُ (٢) ثُمَّ فَارِسَ فَيَفتَحُهَا اللهُ (٣) ثُمَّ تَغزُونَ الرُّومَ فَيَفتَحُهَا اللهُ (٤) ثُمَّ تَغزُونَ الدَجَّالَ فَيَفتَحُهُ اللهُ!».

"(۱) تم لوگ جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے، اللہ تعالی تمہیں فتح دے گا، (۲) پھر فارس (بِلاد ماوَراء النہر[1]) والوں سے جہاد کرو گے، رب تعالی اس میں بھی تمہیں فتح دے گا(۳) پھر رُوم[2] سے جہاد کرو گے، اللہ تعالی اُن پر بھی فتح عطا فرمائے گا (۴) پھر دجّال سے جہاد کرو گے تو اللہ رب العالمین اس پر بھی تمہیں فتح یاب کرے گا!"۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اے جابر! اسی لیے ہم سمجھتے ہیں کہ دجّال کا خُروج اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک رُوم فتح نہ ہو جائے"[3]۔

گزشتہ سُطور میں حدیثِ پاک سے وضاحت گزر چکی، کہ قسطنطینیہ جو مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکا ہو گا، دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو گا[4] ان شاءاللہ!۔

---

(۱) ماوَراء النہر (Transoxiana) سے مراد وسطِ ایشیا (Central Asia) کا وہ علاقہ ہے جس میں مَوجودہ اُزبکستان (Uzbekistan)، تاجکستان (Tajikistan) اور جنوب مغربي قازقستان (Southwestern Kazakhstan) شامل ہے۔ (دیکھیے: "وِکی پیڈیا" آزاد دائرۃ المعارف)

(۲) یہاں رُوم سے مراد وہ نصرانی سلطنت ہے جس کا پایۂ تخت کسی دَور میں قسطنطنیہ (استنبول) تھا۔ (انظر: "معجم البلدان" باب القاف والسين وما يليهما، قُسْطَنْطِينِيّةُ، ٤/ ٣٤٧، ملخصاً)

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، ر: ٢٩٠٠، الجزء ٨، صـ١٧٨.

(٤) انظر: "سُنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ما جاء في علامات خُروج الدَجَّال، =

امام مہدی مسلمانوں کے امیر و امام ہیں

دَجّال ساری دنیا کا چکر لگانے کے بعد جب ملکِ شام پہنچے گا، تو اللہ تعالی اس کے خاتمے کے لیے سیّدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو آسمان سے دِمشق کے شَرقی مینارہ پر نازل فرمائے گا۔ اُس وقت نمازِ فجر کا وقت ہو گا، جماعت کے لیے اِقامت ہو چکی ہوگی، امام المسلمین امام مَہدی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عیسی کو دیکھیں گے اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے ادب میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہیں گے: «تَقَدَّم يَا رُوحَ الله! فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّم إِمَامُكُم فَلْيُصَلِّ بِكُم»[1] "اے روحُ اللہ اِمامت کے لیے آگے تشریف لائیے! اس پر حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے کہ تمہارا اِمام ہی آگے بڑھے جو نماز پڑھائے"۔

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں الفاظِ حدیث یُوں ہیں: «إِمَامُهُم رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَينَمَا إِمَامُهُم قَد تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبحَ، إِذ نَزَلَ عَلَيْهِم عِيسَى ابنُ مَريَمَ الصُّبحَ، فَرَجَعَ ذٰلِكَ الإِمَامُ يَنكُصُ يَمشِي الْقَهقَرَى؛ لِيَتَقَدَّمَ عِيسى يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسى يَدَهُ بَينَ كَتِفَيهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّم فَصَلِّ؛ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَت، فَيُصَلِّي بِهِم إِمَامُهُم»[2].

"مسلمانوں کا امام ایک نیک شخص ہو گا (یعنی امام مَہدی)، وہ انہیں نمازِ فجر پڑھانے کو آگے بڑھ چکے ہوں گے، اسی دَوران اچانک حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام آسمان سے

=

ر: ٢٣٨٨، ٤/ ٢٩٢. وقال الترمذي: "وهذا حديثٌ حسن، لا نعرفه إلّا مِن هذا الوجه".

(١) "مُسنَد الإمام أحمد" مُسْنَدُ جَابِرِ بن عبد الله، ر: ١٥١٨٥، ٧/ ٣١٥٤.

(٢) "سُنن ابن ماجه" أبواب الفِتن، باب فتنة الدّجال وخروج عيسي بن مريم ...إلخ، ر: ٤٢٣٧، ٢/ ١٠٩٤، ١٠٩٥.

اُن کے پاس تشریف لائیں گے، وہ امام اُلٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے ہٹیں گے؛ تاکہ حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، اِس پر حضرت عیسی اپنا ہاتھ مبارک امام مہدی کے کندھوں پر رکھ کر فرمائیں گے، کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے؛ کہ یہ جماعت آپ کے لیے قائم کی گئی ہے! تب امام مہدی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں گے"۔

ایک اَور مقام پر سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا تَزالُ طَائِفَةٌ مِن أُمَّتِي يُقاتِلُونَ عَلَى الحَقِّ ظاهِرِينَ إِلَى يومِ القِيامَةِ، قال: فيَنزِلُ عِيسَى ابنُ مَريَمَ ﷺ، فيَقُولُ أَمِيرُهُم: تَعالَ صَلِّ لنا، فيَقُولُ: لا، إِنَّ بَعضَكُم عَلَى بَعضٍ أُمَراءُ تَكرِمَةَ الله هَذِهِ الأُمَّةَ»[1] "میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا، اور قیامت تک حق پر قائم اور ثابت قدم رہے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کے امیر (امام مہدی[2]) حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کریں گے کہ آئیے ہمیں نماز پڑھائیے، حضرت عیسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ نہیں، تم میں سے بعض دیگر بعض پر امیر ہیں، اُس فضیلت وبزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالی نے اس اُمت کو عطا فرمائی ہے"۔

نیز سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «كَيفَ أَنْتُم إِذَا نَزَلَ ابنُ مَريَمَ فِيكُم، وَإِمَامُكُم مِنكُم»[3] "تم لوگوں کا اُس

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، باب نُزول عيسى ابن مريم حاكماً بشريعة نبيّنا محمَّد ﷺ، ر: ١٥٦، الجزء ١، صـ٩٥.

(٢) انظر: "مرقاة المفاتيح" كتاب الفِتن، باب نُزول عيسى عليه الصلاة والسلام، الفصل ١، تحت ر: ٥٥٠٧، ٩/ ٤٤١.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ر: =

وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا؟ جب تم میں عیسی ابنِ مریم علیہ الصلوۃ والسلام (آسمان سے) اُتریں گے، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا!" یعنی مہدی۔

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے مقامِ نُزول سے متعلق محدثین کے اقوال

سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا نُزول کس مقام پر ہوگا؟ اس بارے میں محدثینِ کرام کے اقوال مختلف ہیں، اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مفسّرِ قرآن ابن کثیر (ت ۷۷۴ھ/۱۳۷۳ء) "البداية والنهاية" میں لکھتے ہیں کہ "سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام دِمشق کے سفید مشرقی مینارہ کے پاس نُزول فرمائیں گے، لیکن میں نے بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا ہے کہ سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام دِمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، ممکن ہے یہی محفوظ ہو یعنی ممکن ہے کہ روایت تو یوں ہو کہ سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام دِمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے، لیکن راوی نے اپنی سمجھ کے لحاظ سے روایت میں تصرُّف کر دیا ہو؛ کیونکہ (اب تک) جامع مسجد اُموی کے مشرقی مینار کے علاوہ دِمشق میں ایسا کوئی مینار نہیں جو مشرقی مینار کے طَور پر مشہور ہو، اور یہی بات زیادہ مناسب ہے؛ کیونکہ جب سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نازل ہوں گے تو نمازِ فجر کی جماعت کے لیے اِقامت ہو چکی ہوگی، اور مسلمانوں کا امام (مہدی) حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ "اے رُوح اللہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں!" سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں؛ کہ یہ جماعت آپ ہی کے لیے قائم کی گئی ہے!۔

=

٣٤٤٩، الجزء ٤، صـ١٦٨. و"صحيح مسلم" كتاب الإيمان، باب نُزول عيسى ابن مريم حاكماً بشريعة نبيّنا محمَّد ﷺ، ر: ١٥٥، الجزء ١، صـ٩٤.

نیز یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ ہمارے اس زمانے (۷۴۱ھ/۱۳۴۰ء) میں سفید پتھر سے ایک مینار کی بنیاد رکھی گئی ہے، یہ مینار اُن عیسائیوں کے مال سے بن رہا ہے جنھوں نے اسی جگہ موجود پہلے مینار کو جَلا دیا تھا، ممکن ہے یہ اَمر بھی دلائلِ نبوّت میں سے ہو کہ اللہ تعالی نے جس مینار پر حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو نازل فرمانا ہے، اُسے عیسائیوں ہی کے مال سے بنوادیا!"[۱]۔

ابن کثیر نے "البداية والنهاية" میں مزید یہ بھی لکھا کہ "حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نُزول: بعض روایات کے مطابق اُردُن میں ہوگا، اور بعض روایات کے مطابق مسلمانوں کی فوجی چھاؤنی (Military Barrack) میں ہوگا"[۲]۔

(۲) امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ "الفتاوی الحديثية" میں فرماتے ہیں کہ "صحیح مسلم" کی حدیثِ پاک کے مطابق زیادہ مشہور بات یہ ہے کہ "حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام دِمشق کے مشرق میں سفید مینار پر نُزول فرمائیں گے، جبکہ ایک روایت کے مطابق آپ کا نُزول اُردُن میں ہوگا، اور دوسری روایت کے مطابق آپ کا نُزول مسلمانوں کی فوجی چھاؤنی میں ہوگا۔ اور یہ روایت (مذکورہ بالا) دونوں روایتوں کے مُنافی نہیں: کیونکہ موجودہ دَور میں مسلمانوں کی فوجی چھاؤنیاں (Military Barracks) اُردُن، دِمشق اور بیت المقدس میں بھی موجود ہیں"[۳]۔

---

(۱) انظر: "البداية والنهاية" كتاب الفِتن والمُلاحِم ...إلخ، صفة المسيح عيسى ابن مريم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ١٩/ ٢٢٩، ملخصاً.

(۲) المرجع نفسه، ١٩/ ٢٣٠، ملخصاً.

(۳) "الفتاوى الحديثية" للهَيتمي [مطلب في أي محل ينزل عيسى؟] صـ٢٥٠.

(۳) مُلاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ (ت ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) فرماتے ہیں کہ "سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام آسمان سے جامع مسجدِ دمشق کے (مشرقی) مینار پر نازل ہوں گے، پھر بیت المقدس تشریف لائیں گے"[1]۔

مزید فرماتے ہیں کہ "سُنن ابن ماجہ" کی روایت[2] کے مطابق حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا نُزول بیت المقدس میں ہوگا، اور میرے نزدیک یہی زیادہ راجح ہے۔ نیز فی الحال بیت المقدس میں اگرچہ ایسا کوئی مینار نہیں، مگر حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے نُزول سے پہلے اس کی تعمیر ضرور ہوگی!"[3]۔

---

(۱) انظر: "مرقاة المفاتيح" كتاب الجهاد، الفصل ۲، تحت ر: ۳۸۱۹، ۷/ ۳۸٤.

(۲) یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا کچھ حصہ یوں ہے: «وَجُلّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِمَامهمْ رَجُل صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامهمْ قَدْ تَقَدّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُبْحَ، إِذْ نَزل عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدّمَ عِيسَى يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ، فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ» ("سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب فتنة الدجال ...إلخ، ر: ٤٢٣٧، ٢/ ١٠٩٤، ١٠٩٥). "(اس روز) وہ (عربی مسلمان) بیت المقدس میں ہوں گے، ان کا امام ایک نیک آدمی (مہدی) ہوگا، وہ انہیں نماز پڑھانے کے لیے آگے (مصلّیٰ امامت کی طرف) بڑھے گا، کہ اچانک اسی صبح حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام (زمین پر) نُزول فرمائیں گے، ان کا امام (مہدی) اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا؛ تاکہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام لوگوں کو نماز پڑھائیں، لیکن حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں؛ کہ اِقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے، لہٰذا ان کا امام (مہدی) انہیں نماز پڑھائے گا"۔

(۳) انظر: "المرقاة" كتاب الفِتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال، الفصل ۱، تحت ر: ٥٤٧٥، ۹/ ۳۸٦، ملتقطاً.

(۴) علّامہ عبد الرؤوف مُناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (ت ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء) فرماتے ہیں کہ "سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا نُزول دِمشق کے سفید مشرقی منارہ پر نمازِ فجر کے وقت ہوگا"[1]۔

(۵) صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام آسمان سے جامع مسجد دِمشق کے شَرقی منارہ پر نُزول فرمائیں گے"[2]۔

(۶) صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نُزولِ مکان عیسی علیہ الصلوۃ والسلام سے متعلق فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام دِمشق کی جامع مسجد کے شَرقی منارہ پر شریعتِ محمدیہ کے حاکم، اور امامِ عادل، اور مجدّدِ ملّت ہوکر نُزول فرمائیں گے!"[3]۔

دَجّال کا خاتمہ

نُزول کے بعد جیسے ہی دَجّال کی نظر حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام پر پڑے گی وہ پگھلنے لگے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَابَ كَمَا يَذُوبُ المِلحُ فِي المَاءِ»[4] "دجّال اس طرح پگھلے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے"۔

دجّال اپنے آپ کو بچانے کے لیے سیّدنا عیسی علیہ السلام سے دُور بھاگنے کی کوشش کرے گا، حضرت عیسی اس کا تعاقُب فرمائیں گے، یہاں تک کہ بیت المقدس سے ۵۰ کلومیٹر، اور تل ابیب (Tel Aviv) سے صرف ۱۵ کلو میٹر کے فاصلے پر

---

(۱) انظر: "فيض القدير" حرف الميم، ر: ۸۲٦۲، ٦/ ۱۷.

(۲) "بہارِ شریعت" عقائد کا بیان، مَعاد و حشر کا بیان، حصہ ۱، ۱/۱۲۲۔

(۳) "کتاب العقائد" قیامت کی نشانیاں، سوالات، ص۳۱۔

(٤) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، باب في فتح قسطنطينية ...إلخ، ر: ۲۸۹۷، الجزء ۸، صـ۱۷٦.

واقع "لُد" (Lod) نام کی ایک بستی کے دَروازے پر پہنچ کر اس پر قابو پائیں گے، اور وہیں نیزے کے وار سے اُسے ہلاک کر دیں گے، اور اس کام میں حضرت امام مہدی بھی اُن کے مدد گار ہوں گے[1]۔

اس بارے میں حضرت نوّاس بن سمعان کلابی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَيطلُبُهُ حَتَّى يُدرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فيَقتُلَهُ»[2] "حضرت عیسی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دَجّال کا پیچھا کریں گے، یہاں تک کہ اسے بابِ "لُد" میں پائیں گے تو وہیں اسے قتل کر دیں گے"۔

امام مہدی پر اس اُمت کا اختتام

امام مہدی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس اُمت کا آغاز فرمایا، لیکن اسے اختتام امام مہدی پر فرمائے گا۔ سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا مہدی ہم (آلِ محمد) میں سے ہوں گے یا کسی اَور سے؟ سرورِ کونین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «بل مِنَّا، بِنَا يَختِمُ اللهُ كما بِنَا فتحَ، وبِنَا يُستَنقَذُونَ من الشِّركِ، وبنَا يُؤَلِّفُ اللهُ بَينَ قُلُوبِهِم بَعدَ عَدَاوَةٍ بَيِّنَةٍ، كما بنا أَلَّفَ بين قُلُوبِهِم بَعدَ عَدَاوَةِ الشِّركِ»[3] "نہیں بلکہ وہ ہم میں سے ہی ہوں گے، اللہ تعالی

---

(١) انظر: "إنجاح الحاجة شرح ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب المَلاحِم، تحت ر: ٤٠٨٣، صـ٣٠٠، ملخصاً.

(٢) "سُنن الترمذي" أبواب الفتن، باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ٢٣٩٠، ٤/ ٢٩٥، ٢٩٨. وقال الترمذي: "هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ، لا نعرفه إلّا مِن حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر".

(٣) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه: أحمد، ر: ١٥٧، ١/ ٥٩. و"مجمع =

اُن پر دین اس طرح ختم فرمائے گا جس طرح ہم سے آغاز فرمایا، اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو (فتنہ و) شرک سے بچایا جائے گا، اور اللہ عزّوجلّ ہمارے ذریعے ہی عداوت ودشمنی کے بعد اُن کے دِلوں میں محبت واُلفت پیدا فرمائے گا، جس طرح ہمارے ہی ذریعے اُن کے دِلوں میں اُلفت پیدا کی ہے شرک کی عداوَت کے بعد"۔

ظُہورِ امام مہدی کی چند علامات

کتبِ حدیث میں ظُہور امام مہدی کی متعدّد علامات مذکور ہیں، ان میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں:

نفسِ زکیہ کی شہادت اور امام مہدی کا ظُہور

(۱) ظُہورِ امام مہدی کی ایک علامت خاندانِ اہلِ بیت کے ایک فرد "نفسِ زکیہ" کی شہادت بھی ہے، جنہیں آپ کے باقاعدہ ظُہور سے چند روز قبل شہید کیا جائے گا۔ حضرت مجاہد کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، سرورِ دو جہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: «أَنَّ المَهدِيَّ لا يَخرُجُ حَتَّى تُقتَلَ النَّفسُ الزَّكِيَّةُ، فإذا قُتِلَتِ النَّفسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيهِم مَن فِي السَّمَاءِ وَمَن فِي الأَرضِ، فَأَتَى النَّاسَ المَهدِيُّ، فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوجِها لَيلَةَ عُرسِهَا»[1] "مہدی کا

=

الزوائد" كتاب الفِتن، باب ما جاء في المهدي، ر: ١٢٤٠٩، ٧/ ٤٣٥.
وقال الهيثمي: "رواه الطَبَراني في "الأوسط" وفيه عَمرو بن جابر الحَضرمي وهو كذَّابٌ".

(١) انظر: "مُصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفِتن، ما ذكر في فتنة الدجّال، ر: ٣٨٨٠٨، ٢١/ ٢٩٤.

ظُہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک "نفسِ زکیہ"[1] کو شہید نہ کر دیا جائے، جب نفسِ زکیہ کو شہید کیا جائے گا[2] تب ان قاتلوں پر زمین وآسمان سے غضب برپا ہوگا! پھر لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور اُسے حکومت اس طرح سونپیں گے جیسے ایک دلہن کو شبِ عروسی میں اس کے شوہر کے سپرد کر دیا جاتا ہے!"۔

سورج کے ساتھ کسی نشانی کا طُلوع ہونا

(۲) سورج کے ساتھ کسی نشانی کا طُلوع بھی، ظُہورِ امام مہدی کی علامات میں سے ایک ہے۔ حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مُرسَلاً روایت ہے، فرماتے ہیں کہ «لَا يَخرُجُ المهدِيُّ حَتَّى تَطلُعَ مَعَ الشَّمسِ آيَةٌ»[3] "امام مہدی اس وقت ظاہر نہیں ہوں گے، جب تک سورج کے ساتھ ایک اَور نشانی طُلوع نہ ہو جائے"۔

مشرق کی جانب سے طُلوع ہونے والا دُم دار ستارہ

(۳) مشرق کی جانب سے طُلوع ہونے والا دُم دار ستارہ بھی ظُہورِ امام مہدی کی علامات میں سے ایک ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «يَطلُعُ نَجمٌ

---

(۱) ایک "نفسِ زکیہ" امام محمد بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ بن علی المرتضی بن ابی طالب (ت ۱۴۵ھ/۷۶۳ء) تھے، جو عباسی خلیفہ منصور (ت ۱۴۸ھ/۷۷۵ء) کے دَور میں شہید ہوئے۔ لیکن یہاں اس حدیث میں مشہور "نفسِ زکیہ" سے مراد وہ نہیں، بلکہ اس نام کے ایک اَور بزرگ ہیں جو امام مہدی کے زمانۂ ظُہور سے کچھ پہلے ہوں گے۔

(۲) قال يوسف بن يحيى ابن عبد العزيز المقدسي الشافعي: "وآخر الفتن والعلامات: قتلُ النَّفس الزَكِيَّةِ، فعند ذلك يخرجُ الإمام المهدي". ("عقد الدُرر في أخبار المنتظر" الباب ٤، صـ١٧٩، ١٨٠)

(۳) "جامع معمر بن راشد" باب المهدي، ر: ٢٠٧٧٥، ١١/ ٣٧٣. و"كتاب الفِتن" باب آخر من علامات المهدي في خروجه، ر: ٩٥١، ١/ ٣٣٢.

من المشرق قَبلَ خُرُوجِ المهدِيِّ، لَهُ ذِنَابٌ»[1] "امام مہدی کے ظُہور سے پہلے مشرق کی جانب سے، ایک ستارہ طلوع ہوگا جس میں دُم ہوگی"۔

رمضان المبارک کے مہینے میں دو بار چاند گرہن

(۴) رمضان المبارک کے ایک مہینے میں دو بار چاند گرہن بھی ظُہورِ امام مہدی کی علامات میں ہے۔ حضرت شریک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «بَلَغَنِي أَنّهُ قَبلَ خُرُوجِ المهدي يَنكَسِفُ الْقَمَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّتَينِ»[2] "مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ امام مہدی کے ظُہور سے پہلے، رمضان کے ایک مہینے میں دو بار چاند گرہن ہوگا"۔

امام مہدی کے بارے میں علمائے اُمت کے چند فرامین

امام محمد باقر کا فرمان

(۱) سیّدنا امام ابو جعفر محمد باقر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (ت ۱۱۴ھ/۷۳۲ء) سے کسی نے پوچھا کہ جب امام مہدی کا ظُہور ہوگا، تو وہ کس کی سیرت پر چلیں گے؟ انہوں نے فرمایا: "يهدم ما قبله كما صنع رسولُ الله ﷺ، ويستأنف الإسلامَ جديداً"[3] "گزشتہ (غیر شرعی) رسم ورَواج کا خاتمہ فرمائیں گے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے زمانۂ جاہلیت کی رسموں کو ختم فرمایا، اور اسلام کو اَز سرِ نَو تازہ فرمائیں گے"۔

---

(۱) "كتاب الفِتن" ما يذكر من علامات من السماء فيها في انقطاع ملك بني العباس، ر: ٦٤٢، ١/ ٢٢٩. و"الحاوي للفتاوي" كتاب الأدب والرقائق، العرف الوردي في أخبار المهدي، ٢/ ٩٩.

(۲) "الحاوي للفتاوي" كتاب الأدب والرقائق، العرف الوردي في أخبار المهدي، ٢/ ٩٩.

(۳) "عقد الدُرر في أخبار المنتظر" الباب ٩، الفصل ٣، صـ٢٨٧.

امام ابوالحسن محمد بن حسین آبری سجستانی

(۲) امام ابو الحسین محمد بن حسین بن ابراہیم آبری سجستانی رحمۃ اللہ تعالٰی (ت ۳۶۳ھ/۹۷۴ء) فرماتے ہیں کہ "سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں نبئ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کردہ احادیث حدِ تواتُر کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں، کہ وہ اہلِ بیت سے ہوں گے، (کم اَز کم) سات سال حکومت کریں گے، اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے!"[۱]۔

علّامہ علی بن عبد اللہ سمہودی

(۳) علّامہ علی بن عبد اللہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالٰی (ت ۹۱۱ھ/۱۵۰۶ء) نے فرمایا کہ "احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی اَولادِ فاطمہ سے ہوں گے"[۲]۔

علّامہ عبد الرؤوف مُناوی

(۴) علّامہ عبد الرؤوف مُناوی رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "امام مہدی انسانِ کامل ہوں گے، صفاتِ رذیلہ سے پاک اور اَوصافِ حمیدہ سے متّصف ہوں گے، اجتہاد واِفتاء کے مقام پر فائز ہوں گے، البتہ آپ نبی نہیں ہوں گے"[۳]۔

علّامہ شمس الدین سفارینی

(۵) علّامہ شمس الدین محمد بن احمد بن سالم سفارینی رحمۃ اللہ تعالٰی (ت ۱۱۸۸ھ/۱۷۷۴ء) تحریر فرماتے ہیں کہ "سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ظُہور وآمد پر اِیمان رکھنا،

---

(۱) انظر: "تہذیب التہذیب" للعَسقلاني، حرف المیم، محمد مع الخاء في الآباء، تحت ر: ٦٠٦٥- محمد بن خالد الجندي ...إلخ، ٧/ ١٣٥، ملخصاً.

(۲) انظر: "فیض القدیر" حرف المیم، فصل في المحلى بـ أل من هذا الحرف، تحت ر: ٩٢٤٥، ٦/ ٢٧٩، ملخصاً.

(۳) المرجع نفسه، حرف الهمزة، تحت ر: ٦٤٨، ١/ ٣٦٣.

اہلِ سنّت وجماعت کے جملہ عقائد میں سے ایک ہے"[1]۔

خلاصۂ کلام

موجودہ زمانے میں اہلِ اسلام کو نِت نئے چیلنجز (Challenges) اور فتنہ وفساد کا سامنا ہے! سوشل میڈیا(Social Media)وغیرہ پر کیا جانے والا یہ پروپیگنڈہ (Propaganda) بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ "کتبِ حدیث میں امام مہدی سے متعلق جس قدر احادیث وارد ہوئی ہیں، وہ سب مجروح ومخدوش ہیں، ان میں سے ایک بھی حدیث صحیح نہیں"۔ لہذا ان باتوں کے پیشِ نظر زیرِ نظر مضمون میں سیّدنا امام مہدی سے متعلق متعدّد صحیح، حسَن اور فضائل کے باب میں بعض ضعیف احادیث وغیرہ بیان کردی گئی ہیں؛ تاکہ اُمتِ مسلمہ کے وہ نوجوان جو دِین کی بنسبت سوشل میڈیا سے زیادہ قریب ہیں، وہ بدمذہبوں، گمراہ گروں اور منکِرینِ حدیث کے اس بہکاوے (Instigation) اور پروپیگنڈہ میں نہ آئیں!!

نیز امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے متعلق سوشل میڈیا (Social Media) پر موجود غیر مستند مواد سے بھی پرہیز اور گریز کریں، اس پر بالکل دھیان نہ دیں، اور صرف علمائے حق کی مستند کتابوں اور مضامین سے رہنمائی حاصل کریں، اور جو بات سمجھ میں نہ آئے اس بارے میں علمائے اہلِ سنّت سے رجوع فرمائیں!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(١) انظر: "لوامع الأنوار البهية" الباب ٤، فصل في أشراط الساعة وعلاماتها ...إلخ، الخامسة في مولد المهدي ...إلخ، ٢/ ٨٤، ملخّصاً.